نظیر کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے ضمن میں رام بابو سکسینہ، رقم طراز ہیں ——— " انشا کی ظرافت ایک ایسے درباری کی ظرافت ہے جو پُر مذاق باتوں سے اپنے مالک کو خوش کرنا چاهتا ہے — اس ظرافت میں خوشامد کی بو آتی ہے — نظیر ایک آزاد ظریف ہے جو اپنی بامذاق باتوں سے کسی کو رنج دینا نہیں چاہتا — نہ کسی کی عزت پر حملہ کرتا ہے[1] " ——— یہ بیان اپنی سطحیت کے باوجود اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ نظیر کے مزاح میں زہرناکی کا عنصر کہیں بھی نمایاں نہیں — اس کے ساتھ اگر نظیر کے ہمدردانہ انداز نظر کو بھی شامل کر لیا جائے اور ان کی طنز و مزاح کا جدید معیار پر اترنا بھی ملحوظ رہے تو ہمارے سامنے نظیر کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کی ایک مکمل تصویر آ جاتی ہے —

(اودھ پنچ سے پہلے کی اردو شاعری میں مزاح کی تیسری رو ریختی کی رہین منت بھی ہے لیکن ریختی کو صحیح مزاحیہ شاعری میں اس لئے شامل نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ضحکہ خیز شاعری کی صف میں شمار ہوتی ہے) — دراصل ریختی کا آغاز ہی ایک کھوکھلی معاشرت کے امرا کو جنسی حظ پہنچانے کے لئے ہوا تھا اور چونکہ اس صنف کے ذریعے بعض عامیانہ اور فحش باتوں کو عورتوں کی زبان میں پہلی بار الفاظ کا جامہ پہنایا گیا لہذا یہ چیز لوگوں کی تفریح طبع

---

۱ — تاریخ ادب اردو ——— رام بابو سکسینہ ص ۳۲۷ (ترجمہ عسکری)